بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

مسلمانوں کی فتح مبین

قادیانیوں کے بارہ میں صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی جانب سے جاری کردہ تازہ آرڈیننس (جس کا متن شاملِ اشاعت ہے) کے ذریعہ مسیلمۂ پنجاب متنبی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کو ہر طرح کی خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا ہے۔ اور تعزیراتِ پاکستان میں ایک نئی دفعہ ۲۹۸ ب شامل کر دی گئی ہے جس کی رُو سے قادیانی اسلام اور مسلمانوں کی مخصوص اصطلاحات استعمال نہیں کر سکیں گے، نہ اذان دے سکیں گے، نہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکیں گے، نہ اپنے آپ کو بالواسطہ مسلمان ظاہر کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کا نام دے کر اسکی تبلیغ و تشہیر کر سکیں گے۔ نہ کسی ایسی حرکت کے مجاز ہوں گے جس سے مسلمانوں کے احساسات و جذبات مجروح ہوں۔

یہ فیصلہ کتنا اہم نہایت ضروری، معقول اور قابلِ تحسین و تبریک ہے؟ اور کتنی گہرائی اور دور رس نتائج کا حامل ہے؟ اس کا اندازہ وہ لوگ کر سکیں گے جن کی نظر مرزائیت کی تاریخ پس منظر، محرکات و عزائم اور ملتِ مسلمہ کے خلاف اس جماعت کی ریشہ دوانیوں، گھناؤنی سازشوں اور اسلام دشمنی کے منظم اور مربوط ہمہ گیر منصوبوں پر ہے۔ مسلمانوں کے جن حساس، عاقبت اندیش، اور اسلامی درد سے سرشار قائدین اور زعماء کو اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کے بارہ میں دلِ بینا اور دولت شرحِ صدر سے نوازا تھا انہوں نے اس صدی کے آغاز ہی سے علمی، فکری، سیاسی اور عوامی ہر محاذ پر اور پورے شد و مد سے اس کے سیاسی، مذہبی اور معاشرتی خطرات سے مسلمانوں کو اور برِ صغیر کی حکومتوں کو آگاہ کرنا اپنا اوّلین فریضہ سمجھا وہ نازک اور پرخطر حالات میں بھی علمِ جہاد لہراتے رہے، انہیں للکارتے رہے اور مسلمانوں کو اس مارِ آستین سے بچنے کے لئے جھنجھوڑتے رہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ، پیر صاحب گولڑہ شریفؒ، مفکرِ اسلام علامہ محمد اقبالؒ اور امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کی پوری جماعت مولانا ظفر علی خان، شورش کاشمیری، علامہ یوسف بنوری اور ایسے ہزاروں علماء مفکرین، زعماء اور مصنفین، مناظر صحافی اور مبلغ تھے۔ جن کی زندگی کا اہم ترین مشن ان غداران خاتم النبیینؐ اور سارقین تاج و تختِ ختمِ نبوت کا محاسبہ اور تعاقب رہا۔ جنہوں نے خواجہ یثربؐ کی ناموسِ ختمِ نبوت کی حفاظت کی جدوجہد میں اپنی زندگیاں تج دیں۔ اور کتنے سعادتمند تھے جو اس راہ میں کٹ مر کر

خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے اور شفاعت آقائے دو جہاں اور خوشنودی نبی اولین و آخرین کی ابدی سعادت سے مالامال ہوئے۔

ان تمام قربانیوں کے نتیجہ میں اور ملتِ مسلمہ کے مومنانہ جہاد و جدوجہد اور اتحاد کے ثمرہ میں ۱۹۷۴ء میں عوامی دباؤ سے مجبور و بے بس ہو کر اس وقت کی بے دین حکومت نے گھٹنے ٹیک دئے اور دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا یہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی اوّلین فتح تھی۔ مگر اس وقت کی حکومت، علماء اور مسلمانوں کے مسلسل مطالبہ کے باوجود اس دستور کے عملی تقاضوں کو یکسر نظر انداز کرتی رہی اور قادیانیوں کے بارہ میں کسی قسم کی قانون سازی سے گریز ہوتا رہا، یہاں تک کہ موجودہ حکومت کا دور آیا مگر بات وہاں کی وہاں ہی رہی، مسلمانوں کی یہ دستوری فتح عملی تقاضوں کی تکمیل نہ ہوسکنے کی وجہ سے کاغذی اور رسمی فتح رہی۔ نتیجۃً دشمن اپنے پوشیدہ اور علانیہ داخلی اور خارجی سرگرمیوں میں منہمک رہا۔ ادھر مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہریں اٹھ اٹھ کر دبتی رہیں، لاوا پکتا رہا، آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی، دبی ہوئی چنگاریاں بھڑکنے ہی والی تھیں کہ خداوند قدوس نے مجلس تحفظِ ختم نبوت اور اسکی کل جماعتی مجلس عمل کے بروقت احساس اور خالص دینی و مذہبی غیر سیاسی تحریک کے نتیجہ میں موجودہ حکومت اور اس کے سربراہ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو توفیق دی کہ وہ اس شجرۂ خبیثہ پر اس آرڈیننس کی شکل میں کاری ضرب لگادیں اور نفاق کے لبادہ میں ملبوس کفر و ارتداد کے اس بے لگام گھوڑے کو لگام لگ جائے۔

یہ فیصلہ ایک ایسا جراُتمندانہ اور مومنانہ فیصلہ ہے جس سے ہمارے اکابر کی پچھلی ایک صدی کی قربانیاں ٹھکانے لگ گئی ہیں اور جہد و عمل کا ایک طویل سفر منزل آشنا ہوگیا ہے۔ عالمِ اسلام کو صرف اور صرف ذہنی انتشار اور فکری اضطراب میں مبتلا کر دینے والے دشمنانِ اسلام منافقین قادیان کا پردۂ نفاق چاک کر دیا گیا۔ اور گویا ایک صدی سے مسلمانوں کیلئے سوہانِ روح بنا ہوا مسئلہ کافی حد تک حل ہوگیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا روح پرور اور ایمان افزا فیصلہ ہے جس کے نور سے ساری کائنات منور اور جس کی خوشبو سے فضائے بسیط معطر ہے۔ ملاءِ اعلیٰ میں بہار آگئی ہے اور عالمِ علیین میں علامہ کشمیریؒ، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور علامہ اقبالؒ اور حضرت بنوریؒ کی ارواح کی آسودگیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اور دوسری طرف کفر تھرا گیا ہے۔ نفاق کی مسجدِ ضرار زمین بوس ہوگئی اور دجالی نبوت کے کنگرے پیوندِ خاک ہوگئے ہیں۔ باطل لرز اٹھا ہے اور جعلی نبوت کے ظلمتکدوں کی تاریکی اور بڑھ گئی ہے۔ شفیع المذنبینؐ کے نام لیوا اور شفاعت کبریٰ کے امیدوار

اسے حرارتِ ایمانی اور حمیّت ناموسِ رسالت کی ترجمانی کرنے والا فیصلہ قرار دیتے ہیں ایک ایسا فیصلہ جسے ملتِ اسلامیہ کی تاریخ میں ہمیشہ جلی اور سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

اس عظیم خوشی میں بدقسمتی سے اگر شریک نہیں ہیں تو چند ایسے طالع آزما سیاستدان جو "بغض معاویہؓ" میں اس حد تک مبتلا ہیں کہ جب تک وہ لیلائے مقصود حکومت و اقتدار سے ہمکنار نہ ہوں نہ ان کی آنکھیں کھل سکیں گی نہ دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردے ہٹ سکیں گے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ جن کے قلب و ذہن میں ایمان اور مذہب کی کوئی کرن پڑتی ہی نہیں کہ وہ لبرل ازم لادینیت اور سیکولرازم کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ وہ جو نام نہاد مغربی جمہوریت کے عشق و محبت میں ہر دوسرا مسئلہ ثانوی اور ضمنی خیال کرتے ہیں خواہ وہ نفاذِ اسلام کا ہو یا تحفظِ ختمِ نبوت کا یا قوم کی فکری، اخلاقی تطہیر اور معاشی استحکام اور معاشرتی امن و سکون کا، انہیں اگر سروکار ہے تو جمہوریت اور الیکشنوں سے، خواہ اس کے نتیجہ میں پوری قوم نئے سرے سے فکری انتشار باہمی افتراق و اختلاف خانہ جنگی اباحیت اور طوائف الملوکی کا شکار کیوں نہ ہو جائے اس لحاظ سے اس فیصلہ کا یہ پہلو خاص طور سے مسلمانوں کو دعوتِ فکر دے رہا ہے۔ کہ سیاست و جمہوریت کے علمبردار اکثر لیڈر بالخصوص جو سیکولرازم کے داعی یا ان کے اتحادی ہیں وہ نہ صرف اس فیصلہ پر مہر بلب رہے بلکہ اخباری نمائندوں کی چھیڑ چھاڑ سے ان کے دلوں میں قادیانیوں کے لئے نرم گوشے سامنے آگئے اور کچھ نے تو بدقسمتی سے اس فیصلہ کو بلاوجہ بدگمانیوں کا نشانہ بنایا، اسے معمولی، بے اثر اور بے وقعت بنانے کی کوشش کی، اس میں مین میخ نکال کر قادیانیوں کو خوش کرنے کی سعی بھی کی، بلاشبہ "بغض معاویہؓ" میں اندھے ہو جانے کی یہ عبرتناک مثالیں ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس ردِعمل اور طرزِ عمل کے نتیجہ میں قادیانی فرقہ اب اپنے آپ کو ایسے سیاسی عناصر کی گود میں ڈالے گا اور لادینی سیاسی عناصر اور طالع آزما سیاستدانوں کا اتحاد آگے چل کر مرزائیوں کا سیاسی پناہ گاہ اور حصار بن سکے گا۔

بہرحال اب اس انقلابی اقدام کے کچھ لازمی اور منطقی تقاضے ہیں جو حکومتِ وقت نے فوری طور پر پورے کرنے ہیں۔ جبکہ بدقسمتی سے اس کا اندازِ کار عام طور پر وقت کو ٹالنا اور مسائل کو ٹرخاتے رہنا ہے کہ گاڑی کسی طرح چلتی رہے اور کوئی ناراض نہ ہو۔ جس پالیسی کی وجہ سے اسلامی نظام کی گاڑی ایک ایسی بند گلی میں پھنس کر رہ گئی ہے کہ نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے، چاروں پہیے تو چل رہے ہیں مگر سفر کٹھن اور منزل دور ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن مرزائیوں کے بارہ میں یہ آرڈیننس جاری کرکے اس نے ایک زہریلے سانپ کو مارا نہیں بلکہ صرف زخمی کیا

ہے اور جب سانپ بلبلا اٹھتا ہے تو وہ کوئی بھی لمحہ ملت مسلمہ اور پاکستان کو ڈسنے کا ضائع نہیں کرے گا وہ ایک معمولی دشمن نہیں وہ عالمی سامراجیت کا خود کاشتہ اور صیہونیت اور برطانیہ کے بعد اب امریکی سامراج کا پروردہ ہے وہ عالم اسلامی کے تیقظ اور جہاد کے خلاف سامراجیوں کا خفیہ ہتھیار ہے۔ وہ اسرائیل کا گماشتہ ہے۔ (جسکی پوری سیاسی سرگرمیاں اور محرکات اور منصوبوں کی تفصیلات ہماری شائع کردہ کتاب "قادیان سے اسرائیل تک" میں پڑھی جاسکتی ہیں۔) اور وہ ابتدا سے اپنے درپردہ منصوبوں میں مثالی بیدار مغزی، نظم وضبط، ہمہ گیر اور گہرے طریق کار کا ثبوت دے رہا ہے۔ پاکستان تو تقسیم پنجاب اور پھر سقوط مشرقی پاکستان اور عالم عرب قیام اسرائیل کی شکل میں اس کا خمیازہ بھگت چکا ہے۔ عوامی ہمدردیاں حاصل کرنا سیاسی لابیوں سے اپنے مفادات کا حصول، ملکی نظام کے لئے رجال کار کی تیاری اور کلیدی مناصب پر کنٹرول عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لئے اس کے مخصوص سامراجی ہتھکنڈے ہیں، وہ ہوشیاری سے ایسا ہاتھ مارتا ہے کہ پوری قوم سیاسی معاشی سطح پر تلملا اٹھتی ہے مگر دشمن پھر بھی نگاہوں سے غائب رہتا ہے۔ اب ایسے دشمن پر موجودہ ضرب لگانے کے بعد اگر روایتی تساہل، درگذر، وسیع النظری، رواداری سے کام لیا گیا تو یقیناً نہ تو یہ اس ملک کے بقاء واستحکام کیلئے مفید ہوگا اور نہ اس آرڈیننس جاری کرنے والے سربراہ مملکت کے لئے کہ وہ اب ان دونوں پر بھرپور وار کرے گا۔ اس لئے وقت کا اولین تقاضا ہے کہ فوری طور پر :

۱۔ تمام کلیدی بالخصوص فوج کے اہم مناصب سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

۲۔ ملک کے اندر اسکی تنظیموں، سرگرمیوں، مراکز، دفاتر بالخصوص ہیڈکوارٹر پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

۳۔ اس کے تمام تحریری دستاویزات اور لٹریچر کی پڑتال کی جائے اور اس آرڈیننس کی زد میں آنے والی ہر مطبوعہ غیر مطبوعہ تحریر کو ضبط کرلیا جائے۔

۴۔ بیرون ملک پورے عالم اسلام کو اس اقدام کی اہمیت سے آگاہ اور ان سے ایسے ہی اقدامات اور تقاضوں کی تکمیل کی اپیل کی جائے۔

۵۔ ساری دنیا میں پاکستانی سفارتخانوں اور خارجہ امور سے وابستہ اداروں سے قادیانیوں کی مکمل تطہیر کی جائے۔

۶۔ اپنے سفارتخانوں اور علمی و دینی تنظیموں کے ذریعے غیر مسلم دنیا میں اس فرقہ کی سرگرمیوں اور منصوبوں اور ہر طرح کی نقل وحرکت پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

۷۔ اس فیصلہ کے خلاف بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے والے قادیانی اور مغربی پروپیگنڈہ کا مؤثر اور بھرپور

جواب دینے کے انتظامات کئے جائیں۔

۸۔ مرزائیوں کی درپردہ نیم فوجی قسم کی تنظیموں اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔

۹۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کی نشاندہی کے فوری انتظامات کئے جائیں تاکہ کوئی قادیانی "مسلمان" کے روپ میں عالم اسلام بالخصوص عالم عرب کو ملازمتوں کے سہارے قادیانی ریشہ دوانیوں کا مرکز نہ بنا سکے اور اگر کوئی قادیانی ہے تو قادیانی شخص کے ساتھ سامنے آتا رہے۔

۱۰۔ آئندہ کیلئے کفر و ارتداد کے اس سلسلہ خبیثہ کے تدارک کیلئے لازمی ہے کہ اسلام کی سزائے ارتداد نافذ کی جائے۔

۱۱۔ اس بات کے خود قادیانی لٹریچر سے تحریری شواہد موجود ہیں کہ قادیانی مرکز اسرائیل میں قائم ہے اور اس کے روابط ربوہ سے ہیں۔ قادیانی "مبلغین" اسرائیل جاتے ہیں اگر براہ راست نہیں تو یہاں سے برطانیہ ماریشش جزائر فجی، نائیجریا اور دیگر افریقی ریاستوں اور یورپی ممالک کے نام پر اور پھر وہاں سے اسرائیل چلے جاتے ہیں ایسے نام نہاد "مبلغین" کے تبلیغی دعوتی اسفار پر مکمل پابندی لگائی جائے یہ کتنی شرم اور افسوس کی بات ہے کہ ایک جمہوریہ اسلامیہ کا زرمبادلہ لیکر وہ باہر جاکر اسلام اور نبوت محمدیہؐ کے خلاف بغاوت پھیلائیں اور اسلام دشمن عقائد کا پرچار کرکے بے خبر انسانوں کو اپنے دجل و فریب کے دام تزویر میں پھنساتے رہیں اور پاکستانی زرمبادلہ سے وہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم عرب کے خلاف اسلام دشمنی کا دھندہ جاری رکھیں۔

۱۲۔ ربوہ کے مرزائی تحریک کی معاشی عمارت سادہ لوح اور خوش عقیدگی کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے پیروکاروں کے مالی اور اقتصادی استحصال پر قائم ہے وہ ایسے جال میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اپنے خون پسینہ کی کمائی لازماً انہیں مرزائی پاپائیت کی نذر کرنی پڑتی ہے۔ بسا اوقات اس استحصالی شکنجہ اور معاشی و سماجی ڈھانچہ سے رہائی ان مجبور و بے بس پیروکاروں کیلئے ناممکن ہوتی ہے۔ وہ مجبوراً اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اور بعد از مرگ ساری جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کرتے رہتے ہیں، ایسی بہت بڑی جائیداد مرزائی سربراہ کے نام ہے۔ اور یہاں کی معاشی افراتفری میں اس معاملے کا ایک بڑا حصہ ہے — مرزائیوں کے استحصالی ہتھکنڈے ہیں جن پر از سر نو نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمان مطمئن ہوں گے بلکہ قادیانی استحصال کا شکار قادیانی فرقے کے لوگ بھی نجات پاکر اپنے مذہب اور عقیدہ کے بارہ میں از سر نو آزادانہ فیصلہ کرسکیں گے۔

سمیع الحق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

[(مولانا سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام دارالعلوم حقانیہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیلات اگلے شمارہ میں ملاحظہ کریں۔)
(ادارہ)]